17

حضرت موسیٰ علیہ السلام
حضرت خضر علیہ السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد-۱۷

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری،۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل،۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی،۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	**انبیاءؑ** کی تعداد اور اُن کے **اُوصیاء**	**جلد۔۱**
۳	**صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ** اور اُن کی تعداد	**جلد۔۱**
۴	**اُولوالعزم** کے معنی، **انبیائے اُولوالعزم** اور اُن کی تعداد	**جلد۔۱**
۵	**نبی و رُسولؑ** کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	**جلد۔۱**
۶	حضرت **آدم** علیہ السّلام اور بی بی **حوّا** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲**
۷	حضرت **ہابیل** علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	**جلد۔۳**
۸	حضرت **شیث** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۴**
۹	حضرت **ادریس** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۵**
۱۰	حضرت **نوح** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۶**
۱۱	حضرت **ہود** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۷**
۱۲	حضرت **صالح** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۸**
۱۳	حضرت **ابراہیم** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۹**
۱۴	حضرت **اسمٰعیل و اسحٰق** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۰**
۱۵	حضرت **لُوط** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۱**
۱۶	حضرت **ذوالقرنین** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۲**
۱۷	حضرت **یعقوب** اور **یوسف** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۳**
۱۸	حضرت **ایّوب** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۴**
۱۹	حضرت **شعیب** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۵**
۲۰	حضرت **موسیٰ** اور **ہارون** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۶**
۲۱	حضرت **موسیٰ** اور **خضر** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۷**
۲۲	حضرت **حزقیل** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۸**
۲۳	حضرت **الیاسؑ، الیسعؑ** اور **الیا** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۱۹**

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبااور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیااور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکرّیاویحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰےاور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاءؑ"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاءؑ اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاءؑ کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاءؑ اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاءؑ کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاءؑ نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)
رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷٦﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸٤﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸٦﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت موسیٰ و خضر علیہ السّلام کے حالات

بسند معتبر منقول ہے کہ خضرؑ پیغمبر مرسل تھے خدا نے ان کو ایک قوم کی جانب مبعوث کیا تھا وہ اُس قوم کو خدا کی یگانہ پرستی کی جانب بُلاتے تھے اور پیغمبروں اور کتاب ہائے خدا کی جانب دعوت دیتے تھے۔ اُن کا معجزہ یہ تھا کہ دُنیا کی کسی خشک زمین پر جب بیٹھ جاتے تھے تو وہ سبز و شاداب ہو جاتی تھی جس خشک لکڑی پر بیٹھتے یا تکیہ کرتے وہ بھی سبز ہو جاتی اُس میں پتّیاں نکل آتیں اور شگوفہ پیدا ہو جاتا تھا اور اسی سبب سے اُن کو خضرؑ کہتے ہیں۔ اُن حضرت کا نام تالیا تھا اور وہ ملکان بن غابر بن ارفحشد بن سام بن نوح کے فرزند تھے دوسری روایت کے مطابق کہ آنحضرت کا نام خضرویہ تھا اور قابیل بن آدمؑ کے فرزند تھے اور ان کی عمر تمام فرزند آدمؑ سے زیادہ ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ پسر نوح ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔ بعض نے اُن کا نام خضرون کہا اور بعض نے خلیعا کہا ہے۔ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ اُس وقت کو یاد کرو جبکہ موسیٰؑ نے اپنے ایک جوان یعنی اپنے ہمیشہ کے مددگار مصاحب سے کہا کہ میں اپنا سفر ترک نہ کروں گا جب تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں اور چلنے سے باز نہ آؤں گا، یا بہت مدّت تک چلتا رہوں گا جس کو بعض نے اسی (۸۰) اور بعض نے ستر (۷۰) سال بیان کیا ہے۔ واضح ہو کہ اس آیت میں موسیٰؑ سے مراد موسیٰؑ بن عمران اور اُن کے مصاحب یوشعؑ بن نون ہیں جو آنحضرت کے وصی تھے۔ اس معنی پر خاصّہ اور عامہ کی حدیثیں متفق ہیں اور ایک ضعیف قول اہل کتاب کا بھی نقل کیا گیا ہے۔ وُہ یہ کہ جس موسیٰؑ کا ذکر ہے وہ یشا بن یوسف کے فرزند ہیں وہ موسیٰؑ بن عمران سے پہلے گذرے ہیں۔ اور مشہور یہ ہے کہ وہ دو دریا دریائے فارس اور دریائے روم ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ دو دریائے علم سے مراد ہے کہ ظاہری دریائے علم موسیٰؑ اور باطنی دریائے علم خضرؑ تھے۔

حضرت موسیٰؑ کا حضرت خضرؑ سے ملاقات کا ارادہ:

روایت کی ہے جب خدا جب موسیٰؑ سے ہمکلام ہوا اور الواح میں ہر چیز کا موعظہ اور ہر حکم کی تفصیل اُن کے لئے تحریر کر دی اور ید بیضا، عصا، ٹڈی، کھٹمل، جون، خون کے طوفان اور دریا پھاڑنے کا معجزہ اُن کو عطا فرمایا اور اُن کے لئے فرعون اور اُس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰؑ بنی اسرائیل کی جانب واپس ہوئے اور خبر دی کہ خدا نے اُن پر توریت نازل کی ہے اور اُن سے کلام کیا ہے اُس وقت اُن کے دل میں گذرا کہ خدا نے مجھ سے داناتر کسی کو خلق نہیں فرمایا اور ایک قسم کی خود ستائی جو بشریت کا لازمہ ہے پیدا ہوئی آپ نے اپنے دل میں سمجھا کہ مجھ کو گمان نہیں ہے کہ خدا نے مجھ سے زیادہ جاننے والا کسی کو پیدا کیا ہوگا تو حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو موسیٰؑ کے بارے میں خبر کی کہ نزدیک ہے کہ موسیٰؑ کا یہ غرور اُس کو ہلاک کر دے لہٰذا اُس سے کہو کہ ایک پتھر کے قریب دو دریاؤں کے اجتماع کی جگہ پر ایک شخص تم سے زیادہ صاحب علم ہے اُس سے جا کر مُلاقات کرو اور کچھ علم حاصل کرو۔ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور وحی الٰہی کی موسیٰؑ تک پہنچایا۔ موسیٰؑ اپنے دل میں شرمندہ ہوئے، سمجھے کہ غلطی ہوئی اور خائف ہوئے اور اپنے وصی یوشعؑ سے کہا کہ خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ ایک شخص کے پاس جاؤں جو دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر رہتا ہے اور علم سیکھوں۔ روایت کے مطابق خدا نے موسیٰؑ کے لئے ایک زنبیل بھیجی جس میں نمک ملی ہوئی مچھلی تھی اور اُن کو وحی کی کہ مچھلی تم کو اُس چشمہ کے قریب خضرؑ کو بتائے گی جس کا پانی اگر مردہ پر پہنچ جاتا ہے تو وہ زندہ ہو جاتا ہے اور اُس کو چشمۂ زندگانی کہتے ہیں۔ بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ جس جگہ مچھلی غائب ہو جائے سمجھنا کہ خضرؑ وہیں ملیں گے۔ موسیٰؑ نے یوشعؑ سے فرمایا کہ جب مچھلی غائب ہو جائے مجھے مطلع کرنا۔ لہٰذا یوشعؑ نے مچھلی ساتھ میں رکھ

ترجمہ، اور جب موسیٰ نے اپنے شاگرد سے کہا کہ جب تک دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں ہٹنے کا نہیں خواہ برسوں چلتا رہوں ﴿۶۰﴾ سورۃ الکھف

لی اور دونوں صاحبان روانہ ہوئے۔ جب اُس چشمہ کے مقام پر پہنچے تو یوشعؑ نے مچھلی کو پتھر پر رکھ کر پانی سے دھونا شروع کیا تو مچھلی زندہ ہو گئی کیونکہ وہ آبِ حیات تھا اور ان کے ہاتھ میں حرکت کرنے لگی اور قدر تڑپی کہ اُن کا ہاتھ زخمی کر کے نکل گئی اور دریا میں داخل ہو گئی۔ یوشعؑ نے یہ حال موسیٰؑ کو قصداً نہیں بتایا یا پھر وہ بُھول گئے۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے اور جب تھک کر ایک جگہ بیٹھے تو موسیٰؑ نے یوشعؑ سے کہا کہ لاؤ ناشتہ کریں۔ اس سفر سے بہت پریشان ہو گئے ہیں۔ اُس وقت یوشعؑ نے موسیٰؑ سے مچھلی کا قصّہ بیان کیا کہ کیا آپ نے دیکھا جس وقت ہم لوگ اُس پتھر کے پاس مقیم ہوئے کیا ہوا۔ میں تو مچھلی کا قصّہ آپ سے کہنا بُھول گیا یا میں نے ترک کر دیا اور نہیں کہا اور فراموشی یا اُس کے ترک کا باعث شیطان کے سوا کوئی نہیں ہوا۔ وہ مچھلی زندہ ہو کر عجیب طرح دریا میں چلی گئی۔ موسیٰؑ نے کہا کہ جس شخص کی تلاش میں ہم لوگ تھے وہ وہیں تھا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ موسیٰؑ سو گئے تھے اور اُن حضرت کے اعجاز سے مچھلی زندہ ہو کر پانی میں چلی گئی بعض نے بیان کیا ہے کہ یوشعؑ نے وضو کیا اور اُن کے وضو کا پانی مچھلی تک پہنچا اور وہ زندہ ہو گئی اور کود کر پانی میں چلی گئی، جب وہ لوگ مجمع البحرین سے گذر گئے۔ الغرض وہ واپس ہوئے اور اسی راہ سے اپنے قدم کا نشان دیکھتے ہوئے جس راہ سے آئے تھے۔ جب اس مقام پر پہنچے تو دیکھا کہ خضرؑ نماز میں مشغول ہیں۔ وُہ بیٹھ گئے، جب خضرؑ نماز سے فارغ ہوئے تو اُن پر سلام کیا۔ خضرؑ نے جواب دیا

ترجمہ، جب ان کے ملنے کے مقام پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے تو اس نے دریا میں سرنگ کی طرح اپنا رستہ بنالیا ﴿٦١﴾ جب آگے چلے تو (موسیٰ نے) اپنے شاگرد سے کہا کہ ہمارے لئے کھانا لاؤ۔ اس سفر سے ہم کو بہت تکان ہوگئی ہے ﴿٦٢﴾ (اس نے) کہا کہ بھلا آپ نے دیکھا کہ جب ہم نے پتھر کے ساتھ آرام کیا تھا تو میں مچھلی (وہیں) بھول گیا۔ اور مجھے (آپ سے) اس کا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا۔ اور اس نے عجب طرح سے دریا میں اپنا رستہ لیا ﴿٦٣﴾ (موسیٰ نے) کہا یہی تو (وہ مقام) ہے جسے ہم تلاش کرتے تھے تو وہ اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے لوٹ گئے ﴿٦٤﴾ (وہاں) انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ دیکھا جس کو ہم نے اپنے ہاں سے رحمت (یعنی نبوت یا نعمت ولایت) دی تھی اور اپنے پاس سے علم بخشا تھا ﴿٦٥﴾ سورة الكهف

اور سلام سے متعجّب ہوئے اس لئے کہ وہ اُس سر زمین میں تھے جہاں سلام کا رواج نہ تھا۔ جیسا کہ قرآن میں آیا کہ وہاں اُن لوگوں نے میرے ایک بندہ کو پایا جس کو ہم نے اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کی تھی یعنی اُس کو اپنی جانب سے وحی اور پیغمبری اور چند علوم کی تعلیم دی تھی۔ خضرؑ نے پوچھا تم کون ہو؟ موسیٰؑ نے کہا میں موسیٰؑ ہوں۔ کہا پسر عمران جس سے خدا ہمکلام ہُوا، کہا ہاں۔ پھر پُوچھا کس کام سے آئے ہو، کہا اس لئے آپ کے علم میں سے کچھ میں بھی سیکھوں۔ کیا آپ کی اجازت ہے کہ میں آپ کے ساتھ اس شرط سے رہوں کہ آپ مجھے اُس علم سے جس کو خدا نے آپ کو تعلیم کیا ہے کچھ سکھا دیں جو میری صلاح و بہتری کا سبب ہو۔ خضرؑ نے کہا یقیناً آپ میں اس کی طاقت و قوت نہیں ہے کہ آپ میرے ساتھ رہ کر اُن امور پر صبر کر سکیں جو مجھ سے مشاہدہ کریں۔ اور آپ کیونکر اُس امر پر صبر کر سکتے ہیں جو بظاہر بُرا ہو اور باطن میں آپ کا علم اُس کی حقیقت تک نہیں پہنچا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا انشاءاللہ آپ مجھ کو صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی کسی امر میں نافرمانی نہیں کروں گا۔ موسیٰؑ کے زیادہ اصرار سے اس نے عہد لیا کہ جو کچھ آپ میرے کاموں سے مشاہدہ کریں نہ اُس پر اعتراض کریں اور نہ اُس سے مجھ کو روکیں جب تک کہ میں اس کا سبب نہ بیان کر دوں۔ موسیٰؑ نے منظور کر لیا۔ غرض موسیٰؑ، یوشعؑ اور وہ عالم تینوں بزرگوار ہمراہ چلے اور دریا کے کنارے پہنچے اُس جگہ ایک کشتی تھی جس کو آدمیوں اور بوجھ سے بھر لیا تھا۔ اور چاہتے تھے کہ روانہ ہوں لیکن ان اشخاص کو دیکھا تو کشتی کے مالکوں نے کہا کہ ان تین آدمیوں کو بھی کشتی میں داخل کر لیں کہ یہ لوگ نیک ہیں۔ غرض وہ لوگ بھی سوار

ترجمہ، موسیٰ نے ان سے (جن کا نام خضر تھا) کہا کہ جو علم (خدا کی طرف سے) آپ کو سکھایا گیا ہے اگر آپ اس میں سے مجھے کچھ بھلائی (کی باتیں) سکھائیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں ﴿٦٦﴾ (خضر نے) کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے ﴿٦٧﴾ اور جس بات کی تمہیں خبر ہی نہیں اس پر صبر کر بھی کیوں کر سکتے ہو ﴿٦٨﴾ (موسیٰ نے) کہا خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پایئے گا۔ اور میں آپ کے ارشاد کے خلاف نہیں کروں گا ﴿٦٩﴾ (خضر نے) کہا کہ اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہو تو (شرط یہ ہے) مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر تم سے نہ کروں ﴿٧٠﴾ الکھف

ہو گئے اور کشتی روانہ ہوئی جب بیچ دریا میں پہنچی خضرؑ اُٹھ کر کشتی کے کنارے گئے۔ اُس میں سوراخ کر کے کیچڑ اور پُرانے کپڑوں سے اُس کو بھر دیا۔ موسیٰؑ نے جب خضرؑ کا یہ فعل دیکھا تو غصہ آ گیا اور کہا اس کشتی میں سوارخ کر دیا تاکہ کشتی والوں کو غرق کر دو۔ عجیب فعل تم نے کیا۔ خضرؑ نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر تم صبر نہیں کر سکتے اور نہ میرے کاموں کو دیکھنے کی تاب رکھتے ہو۔ موسیٰؑ نے کہا جو کچھ میں بھول گیا اُس بارہ میں مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے یا پہلی بار مجھ سے جو پیمان شکنی ہو گئی اُسے معاف کیجئے اور اُسے گرفت نہ کیجئے، میرے معاملہ کو مجھ پر دشوار نہ کیجئے۔ پھر جب کشتی سے اُترے خضرؑ کی نگاہ ایک لڑکے پر پڑی جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور نہایت حسین و جمیل تھا، گویہ چاند کا ایک ٹکڑا تھا اس کے مانوں میں مرداریا کے دو گوشوارے تھے۔ خضرؑ نے تھوڑی دیر تک اُس کو دیکھا پھر اُس کو پکڑ کر مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر موسیٰؑ جھپٹے اور خضرؑ کو اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا اور کہا، کیا بے گناہ ایک پاکیزہ بچے کو تم نے مار ڈالا حالانکہ اُس نے کسی کا خون نہیں کیا تھا۔ بیشک تم نے یہ بہت بُرا کام کیا۔ خضرؑ نے کہا کیا میں نہیں کہہ چکا ہوں کہ تم کو میرے ساتھ رہ کر صبر کی طاقت نہیں ہو سکتی۔ موسیٰؑ نے کہا اگر اب اس کے بعد آپ سے کسی چیز کا سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا یقیناً میری جانب سے

ترجمہ، تو دونوں چل پڑے۔ ہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو (خضرنے) کشتی کو پھاڑ ڈالا۔ (موسیٰ نے) کہا کیا آپ نے اس لئے پھاڑا ہے کہ سواروں کو غرق کر دیں یہ تو آپ نے بڑی (عجیب) بات کی ﴿۷۱﴾ (خضرنے) کہا۔ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ﴿۷۲﴾ (موسیٰ نے) کہا کہ جو بھول مجھ سے ہوئی اس پر مواخذہ نہ کیجیئے اور میرے معاملے میں مجھ پر مشکل نہ ڈالئے ﴿۷۳﴾ پھر دونوں چلے۔ یہاں تک کہ (رستے میں) ایک لڑکا ملا تو (خضرنے) اُسے مار ڈالا۔ (موسیٰ نے) کہا کہ آپ نے ایک بے گناہ شخص کو ناحق بغیر قصاص کے مار ڈالا۔ (یہ تو) آپ نے بری بات کی ﴿۷٤﴾ (خضرنے) کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے ﴿۷۵﴾ انہوں نے کہا کہ اگر میں اس کے بعد (پھر) کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (کے قبول کرنے میں غایت) کو پہنچ گئے ﴿۷٦﴾ سورۃ الکھف

آپ عذر کی حد کو پہنچ گئے یعنی اگر تین مرتبہ کے بعد مخالفت کروں تو آپ مجھے علیحٰدہ کر دیجئے گا۔اور آپ معذور ہوں گے۔ غرض پھر روانہ ہوئے اور شام کے قریب ایک قریہ میں پہنچے جس کا نام قریہ انطاکیہ تھا یا ابلۂ بصرہ یا باجرواں ارمینیہ یا ناصرہ کہتے تھے اسی قریہ سے نصاری منسوب ہیں۔وہاں کے رہنے والوں نے کبھی کسی کی ضیاقت نہیں کی تھی اور نہ کبھی کسی غریب کو کھانا کھلایا تھا۔اُن لوگوں نے اُن سے کھانا طلب کیا لیکن وہ لوگ نہ اپنے گھر سے باہر آئے اور نہ کھانا دیا۔ خضرؑ کو اس قریہ میں ایک دیوار نظر آئی جو بوسیدہ ہو چکی تھی اور گرا چاہتی تھی۔ خضرؑ اس دیوار کو درست کرنے لگے یا ایک کھمبا اُس سے لگا دیا یا ہاتھ اُس دیوار پر پھیرا اور وہ باعجاز درست ہو گئی ۔موسیٰؑ نے کہا کاش اگر دیوار بنانے کی اُجرت اہل قریہ سے چاہتے تو لے سکتے تھے جس کے درست کرنے میں ہم کو شام ہو گئی یا یہ کہ اشارۃ کہا کہ بیکار کام کیا جس کی کوئی اُجرت نہیں، جبکہ وہ لوگ ہم کو کھانا نہ کھلاتے اور اپنے مکانوں میں ہم کو ٹھہرنے کی جگہ نہ دیتے۔ خضرؑ نے کہا اب میرے اور تمہارے فراق کا وقت ہے جو کچھ تم نے دیکھا اور اُن پر صبر نہ کر سکتے اُن کی تاویل سے میں اب تم کو آگاہ کرتا ہوں۔ سُنو! کشتی میں سُوراخ کرنے کا یہ سبب تھا کہ وُہ کشتی چند مسکینوں و محتاج لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ اُس میں عیب پیدا کر دوں کیونکہ اُن کے سامنے یا پیچھے ایک بادشاہ تھا جو درست کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔ میں نے اس لئے اُس میں

ترجمہ، پھر دونوں چلے۔ یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے اور ان سے کھانا طلب کیا۔ انہوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو (جھک کر) گرا چاہتی تھی۔ خضر نے اس کو سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان سے (اس کا) معاوضہ لیتے (تاکہ کھانے کا کام چلتا) ﴿۷۷﴾ خضر نے کہا اب مجھ میں اور تجھ میں علیحدگی۔ (مگر) جن باتوں پر تم صبر نہ کر سکے میں ان کا تمہیں بھید بتائے دیتا ہوں ﴿۷۸﴾ (کہ وہ جو) کشتی (تھی) غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت (کر کے یعنی کشتیاں چلا کر گذارہ) کرتے تھے۔ اور ان کے سامنے (کی طرف) ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں (تاکہ وہ اسے غصب نہ کر سکے) ﴿۷۹﴾

عیب پیدا کر دیا تا کہ وہ غصب نہ کرے لٰہذا یہ کام میں نے اُن کی بھلائی کے لئے کیا۔ روایت کے مطابق خضرؑ نے کہا کہ میں نے چاہا کہ اُس کو معیوب کر دوں تا کہ خدا کی جانب معیوب کرنے کی نسبت نہ ہو بلکہ خدا اُس کی اصلاح چاہتا تھا معیوب کرنا نہیں۔ اس لڑکے کو جو میں نے مار ڈالا تو اُس کے ماں باپ مومن تھے۔ مجھ کو خوف تھا کہ وہ لڑکا اُن کو کفر و سرکشی سے اذیت پہنچائے گا یا خود ان کو سرکش و کافر بنادے گا تو خدا نے مجھ کو حکم دیا کہ اُس کو مار ڈالوں اور خدا نے چاہا کہ اس کے ماں باپ کو اپنی بخشش کے محل تک پہنچائے اور اُن کی عاقبت نیک کردے۔ اور چاہا کہ اُس فرزند کے عوض اُن کا پروردگار اس سے بہت زیادہ نیک فرزند عطا فرمائے جو بُری باتوں اور گناہوں سے پاک ہو اور ماں باپ پر مہربانی اور رحم کے سبب سے اُن کو زیادہ محبوب ہو۔ (ایک روایت کے مطابق، پھر خدا نے اس پسر کے عوض ان کو ایک دختر عطا فرمائی جس سے ایک پیغمبر پیدا ہوا، اور دوسری معتبر روایتوں کی بنا پر اس کی نسل سے بنی اسرائیل کے پیغمبروں میں سے ستر پیغمبر پیدا ہوئے)۔ پھر خضرؑ نے دیوار درست کرنے کا سبب بیان کیا کہ اس شہر میں دو یتیم ہیں اور دیوار کے نیچے اُن کے لئے خزانہ مدفون ہے۔ روایت کے مطابق یہ خزانہ طلاء و نقرہ کا نہ تھا بلکہ علم کا خزانہ تھا۔ سونے کی ایک تختی تھی جس پر جس پر کلمہ "لا الٰہ الاّ اللّٰہ مُحمّدٌ رسُولُ اللّٰہ" اور یہ کلمات لکھے ہوئے تھے کہ تعجّب ہے اس شخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہے تو کیونکر خوش ہوتا ہے اور حیرت ہے اُس پر جو قیامت پر یقین رکھتا ہے تو کیونکہ ظلم کرتا ہے۔ تعجّب ہے اُس شخص پر جو قضاو قدر پر

ترجمہ، اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ دنوں مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ (وہ بڑا ہو کر بدکردار ہوتا کہیں) ان کو سرکشی اور کفر میں نہ پھنسادے ﴿۸۰﴾ تو ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار اس کی جگہ ان کو اور (بچّہ) عطا فرمائے جو پاک طینتی میں اور محبت میں اس سے بہتر ہو ﴿۸۱﴾ اور وہ جو دیوار تھی سو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی (جو) شہر میں (رہتے تھے) اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا اور ان کا باپ ایک نیک بخت آدمی تھا۔ تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور (پھر) اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے۔ اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کئے۔ یہ ان باتوں کا راز ہے جن پر تم صبر نہ کر سکے ﴿۸۲﴾

ایمان رکھتا ہے کیونکر ڈرتا ہے۔ دوسری روایت کی بناء پر کیونکر بلاؤں پر اندوہناک ہوتا ہے اور تعجّب ہے اُس شخص پر جو جہنم کو یاد کرتا ہے اور ہنستا ہے اور تعجّب ہے اُس شخص پر جو دُنیا کو دیکھتا ہے اور اُس کے ایک حال سے دوسرے حال میں بدلنے کو مشاہدہ کرتا ہے کیونکر اُس میں دل لگاتا ہے۔ دُوسری روایت کی بناء پر تعجّب ہے مجھ کو اس پر جو آخرت کے حساب پر یقین رکھتا ہے کیونکر گناہ کرتا ہے اُس شخص کو سزاوار ہے جس کو عقل ربّانی دی گئی ہو یہ کہ خدا کی جانب سے سمجھے جو کچھ اُس نے اُس کے لئے مقدر کیا ہے یعنی تصدیق کرے کہ یقیناً اُس کے لئے بہتر ہے اور خدا پر اعتراض نہ کرے کہ کیوں اُس کی روزی دیر میں اُس کو ملی۔ پھر فرمایا کہ ان یتیموں کا باپ صالح اور نیک شخص ہے تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ دونوں لڑکے بالغ ہوں اور اُن کی عقل کامل ہو جائے تو اس دیوار کے نیچے سے اپنے خزانہ کو نکال لیں۔ ان دونوں لڑکوں اور ان کے صالح باپ کے درمیان ستر (۷۰) پشت کا فاصلہ تھا خدا نے اس باپ کے صالح ہونے کی وجہ سے ان دونوں لڑکوں کی حرمت کی محافظت کی۔ یہ تمہارے پروردگار کی اُن بچوں پر رحمت ہے اور میں نے یہ سب اپنی رائے سے نہیں بلکہ اپنے پروردگار کے حکم سے کیا۔ یہاں پر خضرؑ نے اپنے ارادہ کو علیٰحدہ کر دیا اور خدا کے ارادہ سے نسبت دی اس لئے کہ یہ آخری قصّہ تھا اور پھر اُس کا معلوم ہونا موسیٰؑ کے لئے ختم ہو چکا تھا اور کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی تھی کہ اُس کے بارے میں وہ کچھ کہتے اور اس لئے کہ موسیٰؑ غور سے سُنیں اور خضرؑ نے چاہا کہ جو کچھ پہلے اور درمیانی قصّہ میں بشریت کے سبب سے یا موسیٰؑ کی تبنیہہ کی غرض سے اپنی جانب نسبت دی تھی اُس کا تدارک کریں لہٰذا اپنی عبودیت کو اپنے ارادہ سے علیٰحدہ کیا مثل بندۂ مخلص کے اور مقام معذرت میں آئے اپنے ارادہ کے دعوے سے جو اُن معاملات میں کر چکے تھے اور کہا کہ یہ تمہارے پروردگار کی جانب سے رحمت تھی اور میں نے خود کچھ نہیں کیا بلکہ جو کچھ کیا اپنے پروردگار کے حکم سے کیا اور یہ تھی اُن افعال کی تاویل جن کے دیکھنے سے تم صبر نہیں کر سکے۔

علی بن ابراہیم نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ یونس اور ہشام بن ابراہیم نے اس بارے میں نزاع کی کہ وہ عالم جس کے پاس موسیٰؑ گئے تھے زیادہ جاننے والا تھا یا موسیٰؑ۔ اور کیا یہ جائز ہے کہ موسیٰؑ پر کوئی حجت اور امام ہو حالانکہ مخلوق پر وہ خود حجت خدا تھے۔ آخرکار اس بارے میں حضرت امام رضاؑ کی خدمت میں عریضہ لکھا اور یہ مسئلہ سے دریافت کیا۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ جب موسیٰؑ اس عالم کی تلاش میں گئے اور اس کو دریا کے ایک جزیرہ میں پایا جو کبھی بیٹھتا تھا اور کبھی لیٹتا اور کبھی تکیہ کرتا تھا۔ موسیٰؑ نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کو ایک عجیب فعل سمجھا اس وجہ سے کہ وہ اُس زمین میں تھا جہاں سلام کا وجود ہی نہ تھا۔ اُس نے پوچھا تم کون ہو، کہا موسیٰؑ بن عمران۔ اس نے کہا کیا تم ہی وہ موسیٰؑ بن عمران ہو جس سے خدا نے کلام کیا ہے، فرمایا ہاں۔ عالم نے پوچھا موسیٰؑ آپ کی کیا حاجت ہے، موسیٰؑ نے کہا اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے اس علم میں سے جو خدا نے آپ کو تعلیم کیا ہے کچھ سکھا دیجئے عالم نے کہا خدا نے مجھے اُس امر پر موکل فرمایا ہے جس کی طاقت آپ نہیں رکھتے اور جس امر پر آپ کو موکل کیا ہے میں اُس کی طاقت نہیں رکھتا پھر عالم نے ان بلاؤں کا ذکر کیا جو آل محمدؐ پر نازل ہونے والی تھیں تو دونوں بزرگوار بہت روئے پھر اس نے موسیٰؑ سے آل محمدؐ کی بزرگی اور فضائل کا اس قدر ذکر کیا کہ موسیٰؑ بار بار کہتے تھے کہ کاش میں اُن کی آلؑ سے ہوتا پھر اُس نے جناب رسولؐ خدا کا اُن کی قوم پر مبعوث ہونا اور قوم کی تکذیب و ایذا رسانی کا حال بیان کیا۔ (پھر انہوں نے سفر شروع کیا اور وہ تمام واقعات پیش آئے جو اوپر بیان کئے جا چکے ہیں)۔ خضرؑ کو موسیٰؑ کی تعلیم کا مرتبہ ملا جبکہ موسیٰؑ خضرؑ سے افضل تھے لیکن حق تعالیٰ نے چاہا کہ موسیٰؑ پر ظاہر کر دے کہ علم اتنے ہی پر منحصر نہیں ہے جتنا وہ جانتے ہیں اور اگر اُن کو خدا کی جانب سے علوم نہ عطا ہوتے رہیں تو وہ جاہل رہیں گے۔ روایت کے مطابق موسیٰؑ نے عجلت کی اگر صبر کرتے تو یقیناً بہت سے عجیب امور دیکھتے جو کبھی نہیں دیکھے تھے۔

منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ نے چاہا کہ حضرت خضرؑ سے رخصت ہوں کہا مجھے کچھ وصیّت کیجئے۔ تو اُن کی وصیتوں میں سے یہ کلمات بھی تھے کہ (۱) کبھی لجاجت نہ کرو اور بغیر ضرورت و احتیاج راہ نہ چلو، (۲) بے موقع نہ ہنسو اور اپنے گناہوں کو یاد کرو اور ہر گز دوسرے کے گناہوں کی جانب توجہ نہ کرو۔ (۳) تین چیزوں کو خدا سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے تو نگری میں میانہ روی اور انتقام پر طاقت کے وقت معاف کرنا اور خدا کے بندوں کے ساتھ مدارا اور نرمی کرنا اور کوئی شخص کسی کے ساتھ احسان و نیکی نہیں کرتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ قیامت میں اُس پر نیکی واحسان کرتا ہے اور حکمتوں کا راز خداوند عالم کا خوف ہے۔ (۴) اے موسیٰؑ تمہارا بہترین روز وہ ہے جو تمہارے آگے آنے والا ہے یعنی روز قیامت لہٰذا یہ دیکھو کہ وہ دن تمہارے لئے کیسا ہو گا اور اُس روز کے لئے جواب تیار رکھو کہ تم کو کھڑا رکھیں گے اور سوال کریں گے اور تم اپنی نصیحت زمانہ اور اُس کے حالات کے تغیر سے حاصل کرو اور سمجھ لو کہ دُنیا کی عمر اُس کے لئے دراز ہے جو نیک اعمال کرے اور قلیل ہے اُس کے لئے جو غفلت میں بسر کرے لہٰذا اس طرح عمل کرو کہ گویا اپنے عمل کا ثواب دیکھتے ہو تا کہ آخرت کے ثواب میں تمہاری طمع کی زیادتی کا سبب ہو بیشک جو اُس جگہ دُنیا سے جاتا ہے۔ اُن کے مانند ہے جو گذر گیا ہے جس طرح کہ گذری ہوئی چیزوں میں سے کچھ تمہارے ساتھ نہیں رہ جاتی سوائے عمل خیر کے جو تم نے کیا ہو گا آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا۔

ایک روایت کے مطابق حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ میں لڑکوں کو اُن کے باپ دادا کی کوششوں کے سبب سے جزا دیتا ہوں اگر نیک جزا ہے تو نیک اور اگر بد ہے تو بد۔ لوگوں کی عورتوں سے زنا مت کرو تا کہ لوگ تمہاری عورتوں زنا نہ کریں اور جو شخص کسی مسلمان کی عورت کے بستر پر قدم رکھتا ہے تو وہ بھی اُس کی عورت کے بستر پر بدی کے ارادہ سے قدم رکھتا ہے اور جو تم کرو گے اُس کا بدلہ پاؤ گے۔ جب موسیٰؑ اپنی قوم کے پاس خضرؑ سے رخصت ہو کر واپس آئے تو ہارونؑ نے اُس علم کے بارے میں سوالات کئے جو خضرؑ سے معلوم ہوا تھا اور اُن عجائبات کے

بارے میں جو دریا میں دیکھا تھا سوال کیا موسیٰؑ نے کہا میں اور خضرؑ دریا کے کنارے کھڑے تھے ناگاہ ہم نے دیکھا کہ ایک پرندہ دریا کی جانب ہوا سے آیا اور بلند و پست ہوتی ہے اور چلا رہی ہے اور کہتی ہے کہ خداوند آسمان و زمین و دریا کے حق کی قسم کہ تمہارا علم خدا کے علم کے مقابلہ میں بس اتنا ہے جتنا کہ میں اپنی منقار میں اس دریا سے لے سکتی ہوں بلکہ اُس سے بھی بہت کم اور پھر اپنی منقار میں ایک قطرہ اُٹھالیا اور مشرق کی جانب پھینک دیا پھر ایک قطرہ لے کر مغرب کی جانب پھینکا پھر ایک قطرہ لے کر آسمان کی جانب پھینکا اور پھر ایک قطرہ زمین کی جانب پھینکا اور ایک قطرہ پھر اُٹھا کر دریا میں ڈال دیا۔ میں نے اُس کے اس فعل کا سبب خضرؑ سے دریافت کیا تو خضرؑ کو بھی نہیں معلوم تھا۔ ناگاہ ایک شکاری کو میں نے دیکھا جو دریائے کے کنارے مچھلی کا شکار کر رہا تھا اُس نے میری جانب تعجّب سے دیکھا اور پوچھا کہ تم لوگوں کو تعجّب کیوں ہے میں نے کہا کہ اس طائر کے فعل سے اُس نے کہا کہ میں صیاد ہوں اور اس کے فعل کا سبب جانتا ہوں لیکن تم دونوں حضرات پیغمبر ہوتے ہوئے نہیں جانتے ہم نے کہا کہ ہم تو بس اتنا ہی جانتے ہیں جتنا خدا نے ہم کو سکھادیا ہے۔ صیاد نے کہا کہ یہ وہ پرندہ ہے جس کو دریا میں مسلم کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنی آواز میں بھی مسلم کہتا ہے۔ اُس کے اس فعل سے اشارہ یہ ہے کہ خدا تمہارے بعد ایک پیغمبر بھیجے گا۔ جس کی امّت مشرق و مغرب زمین کی مالک ہوگی اور آسمان کے اوپر جائے گی اور زمین کے نیچے دفن ہوگی اور اُس پیغمبر کے نزدیک دوسرے عالموں کا علم اس قطرہ کی طرح ہوگا جس کی نسبت اس دریا سے ہے اور اُس وقت ہم دونوں کا علم خود ہم کو کم معلوم ہوا اور وہ صیاد نظروں سے غائب ہوگیا تو ہم لوگوں نے سمجھا کہ وہ فرشتہ تھا اور خدا نے ہماری تادیب کے لئے بھیجا تھا۔

ایک روایت کے مطابق جب رسولؐ خدا معراج میں تشریف لے گئے راہ میں آپ کو مثل مشک کے خوشبو معلوم ہوئی حضرتؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ کیسی خوشبو ہے عرض کی یہ اُس مکان سے آتی ہے جس میں خدا کی عبادت کی وجہ سے لوگوں پر سختی کی گئی اور وہ ہلاک

ہُوئے۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ خضرؑ بادشاہوں کی اولاد سے تھے۔ خدا پر ایمان رکھتے تھے انہوں نے اپنے باپ کے مکان کے ایک حجرہ میں خلوت اختیار کی تھی اور خدا کی عبادت کیا کرتے تھے ان کے سوا ان کے باپ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ لوگوں نے اُن کے باپ سے کہا کہ خضرؑ کے علاوہ تمہارے فرزند نہیں ہے کوئی عورت اُن کے ساتھ تزویج کردو شاید خدا اُنکو کوئی فرزند عطا فرمائے تاکہ بادشاہی اُن میں اور اُن کے فرزندوں میں باقی رہے۔ غرض ایک باکرہ لڑکی کو اُن کے لئے تزویج کیا لیکن خضرؑ نے اُس کی جانب التفات نہ کیا۔ دوسرے روز اُس سے کہا کہ میرا معاملہ پوشیدہ رکھنا اگر تجھ سے پوچھا جائے کہ جو کچھ مردوں کی جانب سے عورتوں کے ساتھ واقع ہوتا ہے تیرے ساتھ بھی ہو، تو کہہ دینا کہ ہاں خضرؑ کے حکم کے بموجب اُس نے عمل کیا اور ہاں کہہ دیا۔ لوگوں نے بادشاہ سے کہا کہ وہ عورت جھوٹ کہتی ہے۔ عورتوں کو حکم دیجئے کہ اُس کو دیکھا وہ اپنے حال پر باقی تھی تو بادشاہ سے کہا کہ آپ نے دو بیوقوفوں کو ایک دُوسرے سے وابستہ کردیا ہے۔ جن میں سے کسی ایک نے ایسا کام نہیں کیا ہے اور نہیں جانتے ہیں کہ کیا کرنا چاہیئے۔ ایسی عورت کو اُس کے عقد میں لایئےؑ جو باکرہ نہ ہو بلکہ دوسرے شوہر کے پاس رہ چکی ہو تاکہ وُہ یہ کام اُس کو تعلیم کرے جب ایسی عورت خضرؑ کے پاس لائی گئی خصرؑ نے اُس سے بھی یہی التماس کیا۔ کہ اُن کے حاملہ کو اُن کے پدر سے مخفی رکھے اُس نے بھی قبول کرلیا۔ لیکن جب بادشاہ نے اُس عورت سے دریافت کیا اُس نے کہا آپ کا لڑکا عورت ہے۔ کیا کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ عورت عورت سے حاملہ ہوئی ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ کو خضرؑ پر بہت غصّہ آیا اُن کو حجرہ میں بند کرکے دروازے کو مٹی اور پتھر سے چُنوادیا لیکن دوسرے ہی دن اُس کی پدری سفقت جوش میں آئی اور فرمایا کہ دروازے کو کھول دو۔ دروازہ کھولا گیا تو لوگوں نے اُن کو حجرہ میں نہ پایا۔ حق تعالیٰ نے اُن کو ایسی قوت عطا فرمائی کہ جس شکل کو چاہیں اختیار کرسکیں اور لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوسکیں۔ پھر وُہ ذوالقرنین کے ہمراہ ہوکر اُن کے لشکر کے ہراول ہُوئے یہاں تک کہ آب

حیات پیااور جو شخص وُہ پانی پی لیتا ہے صور پھونکنے کے وقت تک زندہ رہتا ہے۔ پھر اُن کے باپ کے شہر سے دو آدمی تجارت کے لئے چلے کشتی پر سوار ہوئے وہ کشتی تباہ ہوگئی اور وہ ایک جزیرہ میں جاپڑے۔ وہاں خضرؑ کو دیکھا کہ کھڑے ہُوئے نماز میں مشغول ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہُوئے اُن دونوں کو بُلا کر اُن کے حالات دریافت کئے۔ اُن لوگوں نے جب حالات اپنے بیان کئے تو فرمایا کہ اگر آج میں تم کو تمہارے شہر پہنچادوں تو اپنے شہر والوں سے میرا حال پوشیدہ رکھوگے۔ اُن لوگوں نے کہاہاں۔ لیکن ایک مرد نے نیت کی کہ عہد پر قائم رہے گا اور دوسرے نے اپنے دل میں سوچا کہ جب اپنے شہر پہنچ جائے گا تو خضرؑ کا حال اُن کے باپ سے بیان کرے گا۔ غرض خضرؑ نے ایک ابر کو طلب کیا اور کہا ان دونوں شخصوں کو ان کے مکانوں تک جا کر پہنچادے۔ ابر نے اُن کو اُٹھالیا اور اسی روز اُن کے شہر میں پہنچا دیا۔ ایک شخص نے تو اپنے عہد پر وفا کی اور اُن کا حال پوشیدہ کیا لیکن دوسرے نے بادشاہ کے پاس جاکر خضرؑ کا حال بیان کر دیا۔ بادشاہ نے پوچھا کون گواہی دے گا کہ تو سچ کہتا ہے اُس نے کہا کہ فلاں تاجر جو میرے ساتھ تھا۔ بادشاہ نے اُس کو طلب کیا۔ اس نے انکار کیا اور کہا میں اس واقعہ سے آگاہ نہیں ہوں اور اس شخص کو بھی نہیں پہچانتا۔ تو اُس پہلے شخص نے کہا کہ اے بادشاہ میرے ساتھ ایک لشکر بھیجئے۔ میں اُس جزیرہ میں جاکر خضرؑ کو لے آؤں اور اس شخص کو قید کر لیجئے تاکہ میں اس کا جھوٹ ظاہر کروں۔ بادشاہ نے ایک لشکر اُس کے ساتھ روانہ کیا (یہاں پر کچھ حصّہ روایت میں موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے آگے سے شروع کیا جارہا ہے) اور اُس مرد کو جس نے خبر کو پوشیدہ رکھا تھا رہا کرو۔ پھر اُس شہر کے باشیدوں نے بہت گناہ کیا جس کے سبب سے حق تعالیٰ نے اُن کو ہلاک کر دیا اور اُن شہر کو اُلٹ دیا اور سب کے سب برباد ہوگئے۔ سوائے اُس مرد اور اُس عورت کے جنہوں نے خضرؑ کا حال اُن کے باپ سے پوشیدہ رکھا تھا اور وہ دونوں الگ الگ شہر کے ایا جانب نکل گئے (یہ عورت خضرؑ کی پہلی بیوی تھی جس کی طرف خضرؑ نے التفات نہیں کیا تھا)۔ جب وہ ایک دُوسرے کے پاس پہنچے تو اپنا قصّہ

ایک دوسرے سے بیان کیااور کہاکہ ہم نے نجات پائی تواس لئے کہ خضرؑ کی خبر کو چھپایا۔ پھر وہ دونوں پروردگار خضرؑ پر ایمان لائے اور مرد نے اُس عورت سے عقد کیااور دونوں دُوسرے بادشاہ کی سلطنت میں چلے گئے۔ اُس عورت کی اُس بادشاہ کے محل میں رسائی ہوگئی اور وہ بادشاہ کی لڑکیوں کی مشاطگی کرنے لگی ایک روزاثنائے مشاطگی میں کنگھی اُس کے ہاتھ سے گرگئی اُس نے کہا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" لڑکی نے جب یہ کلمہ سُنا پوچھا یہ کیسی بات ہے اُس نے کہا یقیناً میرا ایک خداہے کہ تمام امور اُسی کی طاقت اور قوت سے جاری ہوتے ہیں لڑکی نے کہا کیا میرے باپ کے علاوہ کوئی اور تیرا خدا ہے۔ کہاہاں وہ تیرا اور تیرے باپ کا بھی خدا ہے۔ لڑکی یہ سُن کر اپنے باپ کے پاس گئی اور اُس عورت کی گفتگو بیان کی۔ بادشاہ نے اُس عورت کو طلب کیااور پوچھا عورت نے اپنے کلام سے انکار نہ کیا بادشاہ نے پوچھا کہ کون تیرے ساتھ اس دین میں شریک ہے اُس نے کہا میرا شوہر اور میرے بچّے۔ بادشاہ نے کسی کو بھیج کر اُن سب کو بلالیااور اُن کو مجبور کیا کہ خدا کی یگانہ پرستی سے باز آئیں۔ ان لوگوں نے انکار کیا تواُس کے حکم سے ایک دیگ حاضر کی گئی اور پانی بھی کر بہت جوش دیا گیااور ان لوگوں کواُس میں ڈال دیا پھر اُن کا مکان اُن پر منہدم کرادیا۔ جبرئیلؑ نے یہ قصّہ بیان کرکے کہاکہ یہ وہی خوشبو ہے جیسے آپ سونگھ رہے ہیں یہ اُسی مکان کی ہے جس میں خدا کی وحدانیت کے اقرار کرنے والوں کو ہلاک کیا گیا۔

روایت کے مطابق جب ذوالقرنینؑ نے سُنا کہ دُنیامیں ایک چشمہ ہے کہ جو شخص اُس چشمے سے پانی پیتاہے صور پھونکنے کے وقت تک زندہ رہتاہے تو وہ اُس چشمے کی تلاش میں روانہ ہوئے اور حضرت خضرؑ ان کے لشکر کے سپہ سالار تھے اور ذوالقرنینؑ ان کو اپنے تمام لشکر میں سب سے زیادہ دوست رکھتے تھے۔ (اس واقعے کی تفصیل جلد اوّل میں ذوالقرنینؑ کے حالات میں بیان کیا جاچکاہے)۔ الغرض اُس وقت خضرؑ نے آب حیات پیاہے اور وہ صور پھونکنے کے وقت تک زندہ رہیں گے اور جو زندہ لوگ مر جاتے ہیں خضرؑ کے ساتھ ہمارے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے

ہیں ہم خضرؑ کی آواز سُنتے ہیں مگر اُن کا نام ذکر کیا جاتا ہے وہ پہنچ جاتے ہیں لہٰذا جو شخص اُن کو یاد کرے لازم ہے کہ اُن پر سلام کرے۔ وہ حج کے ہر موسم میں مکّہ آتے ہیں حج کرتے ہیں اور عرفات میں کھڑے ہوتے ہیں اور مومنوں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور عنقریب حق تعالیٰ خضرؑ کو قائم آل محمد صلوات اللہ علیہ کا مونس قرار دے گا جس وقت کہ وہ حضرت لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوں گے تو تنہائی میں حضرت خضرؑ آپ کے رفیق ہوں گے۔ ایک روایت ہے کہ جب جناب رسولؐ نے دُنیا سے مفارقت کی اور اہلبیتؑ رسالت پر مصائب و آلام کا ہجوم ہوا تو جس حجرہ میں کہ حضرت رسولؐ کو لٹایا گیا تھا وہاں حضرت امیر المومنینؑ، جناب فاطمہؑ، جناب حسنؑ اور جناب حسینؑ صلوات اللہ علیہم موجود تھے۔ ناگاہ ایک آواز بلند ہوئی کہ السلام علیکم اے اہل بیتؑ نبوت ہر ذی روح موت کا مزہ چکھے گا۔ تمہارا اجر تم کو قیامت میں پورا پورا دیا جائیگا۔ جس کا کوئی مر جاتا ہے تو یقیناً خدا اُس کا عوض اور قائم مقام ہے۔ وہی ہر قصیبت میں صبر عطا کرنے والا اور ہر اُس امر کا تدارک کرنے والا ہے جو فوت ہو جاتا ہے لہٰذا خدا پر توکل کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو کیونکہ محروم تو وہ ہے جو ثواب خدا سے محروم ہے اُس وقت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی خضرؑ ہیں۔ آئے ہیں کہ تم کو تمہارے پیغمبر کی وفات پر تعزیت دیں۔ منقول ہے کہ مسجد سہلہ محل نزول خضرؑ ہے اور کتب مزار وغیرہ میں بہت سی خبریں مذکور ہیں کہ صالحوں کی ایک جماعت نے مسجد سہلہ میں اور صعصعہ وغیرہ نے اماکن مشرفہ میں اُن حضرت سے ملاقات کی، اسیطرح یہ بھی روایت ہے کہ خضرؑ اور الیاسؑ ہر حج کے موسم میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور جب ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو دُعا ساتھ۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally